نقد و تحقیق

جناب منیر احمد وقار
متعلم جامعہ علوم اثریہ

ایک وتر پڑھنا سنت سے ثابت ہے!

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے، کہ حق ہمیشہ باقی رہتا ہے اور باطل مٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب سے حق بیان فرمایا ہے، اسی وقت سے حق کی مخالفت کرنے والوں کے منہ بند کرنے کے لیے باطل کے مخالفین (حق پرستوں) کو بھی پیدا فرمایا ہے۔
ماہنامہ "نغمہ توحید" گجرات، جولائی ۱۹۹۳ء میں مولانا محمد عبداللہ راشد صاحب کا سلسلہ وار مضمون "نماز کا مسنون طریقہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ چوتھی قسط میں مولانا موصوف نے نمازِ وتر کا طریقہ بیان فرمایا کہ نمازِ وتر کی اصل کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملِ مبارک، آثارِ صحابہؓ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے اعمال و اقوال سے اس کو واضح کیا، لیکن ان کی وضاحت بھی وضاحت طلب نظر آئی تو راقم الحروف نے وضاحت کرنا چاہی ہے۔

مولانا موصوف نے ابتدائے مضمون میں یہ بیان کیا کہ:

"اگرچہ بعض مجمل قسم کی روایات سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وتر پڑھنے کا حکم دیا، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عملِ مبارک ایک رکعت وتر تھا، لیکن اگر تفصیلی روایات کو دیکھا جائے تو بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ایک وتر نہ تھا اور نہ ہی آپؐ نے کبھی ایک وتر نماز پڑھی۔"

مولانا موصوف نے احادیثِ صحیحہ و تفصیلیہ کو قولِ امام کی زد میں لاتے ہوئے مجمل روایات کا نام دیا ہے، حالانکہ جن روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک وتر پڑھنا

ثابت ہوتا ہے، وہ ابواب الوتر میں سب سے تفصیلی روایات ہیں۔

مولانا موصوف نے لکھا کہ:

"ان مجمل روایات سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک وتر پڑھنے کا شبہ ہوتا ہے۔"

حالانکہ بات بالکل اس کے برعکس ہے۔ ان روایات کو دیکھ کر بات یقین کے درجہ کو پہنچتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک وتر بھی پڑھا کرتے تھے۔

اس کے بعد مولانا نے لکھا کہ:

"اگر تفصیلی روایات کو غور سے دیکھا جائے تو بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ایک وتر نہ تھا۔"

حالانکہ بات بالکل اس کے برعکس ہے کہ ان (تفصیلی روایات) کو غور سے دیکھنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ ایک وتر بھی پڑھتے تھے۔

بعد ازاں مولانا موصوف نے لکھا کہ:

"تین وتر نماز میں درمیانی تشہد سے نہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور نہ ہی تین وتر نماز بغیر درمیانی تشہد کے پڑھی ہے۔"

حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں ثابت ہے کہ آپؐ نے خود بھی درمیانی تشہد نہیں کیا اور تین وتروں کے درمیانی تشہد سے روکا بھی ہے۔

مضمون کے آخر میں مولانا موصوف نے دعائے قنوت کے متعلق دلائل دیئے ہیں کہ دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جائے۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل الرکوع اور بعد الرکوع، دونوں طرح دعائے قنوت عملاً منقول ہے۔

آئندہ سطور میں مولانا موصوف کے دعاوی کو احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آثارِ صحابہؓ کی روشنی میں باطل ثابت کیا گیا ہے۔

وتر کی حقیقت

وتر کی حقیقت کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ وتر ایک ہی ہے۔ اور اگر ایک سے زیادہ پڑھنا ہو تو اس کی بھی

اجازت ہے کہ ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۱، ۱۳ وتر بھی پڑھے جا سکتے ہیں، لیکن مذکورہ تعدادِ وتر میں کسی ایک عدد کو ہی صرف سنتِ نبوی کہنا غلط ہے۔ کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کی یہ ساری صورتیں عملاً منقول ہیں —— ایک طریقہ کو صحیح اور دوسرے کو غلط یا غیر سنت کہنا غلط ہے، اور حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض ہے۔

حضرت ابنِ عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

"الوتر ركعة من آخر الليل" (صحیح مسلم حدیث ۷۵۲)

"وتر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت نماز کا نام ہے"

ایک سے زائد وتر کی اجازت

ہاں اگر کوئی شخص چاہے کہ میں ایک سے زائد وتر پڑھوں تو وہ ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۱۔ یا اس سے زائد وتر پڑھ سکتا ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الوتر حق فمن احب ان يوتر بخمس فليفعل ومن احب ان يوتر بثلاث فليفعل ومن احب ان يوتر بواحدة فليوتر بواحدة" (ابوداؤد ص۲۰۸، سنن نسائی ص۲۴۹، الدارقطنی ص۱۷۱، نصب الرایة ج۲ ص۱۱۲)

یعنی جو پسند کرے کہ ایک سے زائد وتر پڑھے، تو پانچ بھی پڑھ سکتا ہے، تین بھی پڑھ سکتا ہے اور ایک بھی پڑھ سکتا ہے۔

نمازِ وتر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ وتر ایک رکعت بھی پڑھی ہے، تین، پانچ، سات، نو، گیارہ رکعت اور اس سے زائد بھی پڑھی ہے، اور پڑھنے کی اجازت بھی دی ہے۔ چنانچہ یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف تین وتر ہی پڑھتے یا اس سے زائد پڑھتے تھے، ایک وتر نہیں پڑھتے تھے، یہ غلط ہے۔

مولانا موصوف نے لکھا کہ تفصیلی روایات کو دیکھنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازِ وتر میں عمل تین رکعت ثابت ہوتا ہے، ایک رکعت ثابت نہیں ہوتا ——

حالانکہ ابواب الوتر میں سب سے تفصیلی روایت اس بات پر دال ہے کہ نمازِ وتر ایک رکعت ہی ہے اور آپؐ نے باقی شفعات سے اسے الگ تکبیر و تسلیم سے ادا کیا

ہے۔
عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، جیسا کہ امام بخاریؒ نے اسے الجامع الصحیح میں نقل فرمایا ہے:

"انّ ابن عباسؓ اخبرہٗ انّہٗ بات عند میمونۃ وھی خالتہٗ فاضطجعت فی عرض الوسادۃ واضطجع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واھلہٗ فی طولھا فنام حتّی انتصف اللّیل اوقریبًا منّہ فاستیقظ یمسح النّوم عن وجھہٖ ثم قرأ عشر اٰیات من اٰل عمران ثمّ قام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی شنٍّ معلّقۃ فتوضّأ فاحسن الوضوء ثم قام یصلّی فصنعت مثلہٗ وقمتُ الی جنبہٖ فوضع یدہ الیمنی علی رأسی وأخذ بأذنی یفتلھا ثم صلّی رکعتین ثمّ رکعتین ثمّ رکعتین ثمّ رکعتین ثمّ رکعتین ثمّ رکعتین ثمّ اوتر" (فتح الباری حدیث ۹۹۲)

فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو میں بھی ساتھ کھڑا ہوگیا اور آپؐ نے دو رکعتیں نماز پڑھی۔ پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں نماز پڑھی، پھر آپؐ نے ایک وتر پڑھا۔ یہ کل تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعتیں پڑھیں:

صلّی ثلاثۃ عشر رکعۃ! (صحیح مسلم حدیث ۶۹۸)

اب کوئی بھی صاحبِ شعور آدمی اس تفصیل کو دیکھنے کے بعد اس روایت کو مجمل کہہ سکتا ہے؟ چہ جائیکہ مولانا موصوف قولِ امام کی زد میں اسے مجمل کہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے:

"کان النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم یوتر برکعۃ" (صحیح ابن حبان، حدیث ۲۴۱۸، ۲۴۱۹ ج-۴/۶۸)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک وتر پڑھتے تھے"

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل ہے ۔ رہا آپؐ کا فرمان، تو حضرت
بن عمرؓ فرماتے ہیں :

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ رات کی نماز کا طریقہ کیا ہے ؟
__________ " فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی فاذا اردت ان تنصرف
فارکع رکعۃ توتر لک ما صلیت ۔" (فتح الباری حدیث ۹۹۳)

"آپؐ نے فرمایا دو دو رکعتیں کر کے نماز پڑھ لو۔ اور آخر میں ایک وتر
پڑھ لو"

اس کے علاوہ صحیح بخاری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح عمل بھی موجود ہے کہ :

"کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل مثنی مثنی و یوتر
برکعۃ ۔" (صحیح بخاری ص۱۳۵)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں :

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدی
عشرۃ رکعۃ یوتر منھا بواحدۃ ۔" (مؤطا امام مالک ص۱۰۲)

احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ ایک وتر بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو بھی ایک وتر پڑھنے کا حکم دیا۔

وتر ایک رکعت پڑھنے میں صحابہؓ، تابعینؒ، ائمہ کے مذاہب

امام الخطابیؒ نے اپنی معالم السنن میں
صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ ایک وتر پڑھنے کے قائل
تھے، جن میں عثمان بن عفان، سعد بن ابی وقاص ۔ زید بن ثابت، ابو موسیٰ الاشعری، ابن عباس،
حضرت عائشہ، حضرت عبد اللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) بھی شامل ہیں (معالم السنن ج۱ ص۱۲۳)

ان صحابہ کرامؓ کے علاوہ انھوں نے تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور ائمہ دینؒ کے متعلق بھی
لکھا ہے کہ وہ ایک وتر کے قائل تھے ۔ ان میں ابن المسیب، عطاء، الاوزاعی، الشافعی،
امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راھویہ (رحمہم اللہ) قابل ذکر ہیں (معالم السنن ج۲ ص۱۴۵)

(جاری ہے)